مرثیہ ۳

بطحیٰ سے منزلِ مقصد قریب ہے
آرام گاہِ جانِ محمدؐ قریب ہے
مولد تو دور رہ گیا مشہد قریب ہے
جس جا لحد بنے گی وہ سرحد قریب ہے
جاتے ہیں آپ خلق کی مشکل کشائی کو
آئی ہے کربلا سے اجل پیشوائی کو

غش ہو گئی سُن کر یہ بیاں زینبِ پُر غم
خیمہ میں اُسی رات سے برپا ہوا ماتم
بیدار رہیں صبح تلک بی بیاں باہم
خیموں کو اُکھڑوا کے چلے قبلۂ عالم
آخر وہی صحرا وہی جنگل نظر آیا
تھی دوسری تاریخ کہ مقتل نظر آیا

www.emarsiya.com

وہ دن ہیں جن دنوں کوئی کرتا نہیں سفر
صحرا کے جانور بھی نہیں چھوڑتے ہیں گھر
رنجِ مسافرت میں ہیں سلطانِ بحر و بر
لب تک گلے سے خشک ہیں ہمرہ و وزیر
آتی ہے خاک اُڑ کے یمین و یسار سے
گیسوئے مشک بار اٹے ہیں غبار سے

چلتی ہے لو حرارتِ خورشید ہے دو چند
مرجھا گئے ہیں نخل ہوا میں ہے یہ گزند
چھپلوں میں ہیں درند درختوں پہ ہیں پرند
ہے دھوپ میں رسول کا فرزندِ ارجمند
غربت میں بیکسی ہے شہِ دیں پناہ پر
سایہ ہے آفتاب کا زہرا کے ماہ پر

ہے شورِ آمد آمدِ شاہِ فلک سریر
فوجوں کی ہر طرف سے چلی آتی ہے بھیر
دعوت کے واسطے ہیں منائیں ہے شریر
حضرت کی پیشکش کو کماں ہیں ہیں اور تیر
پانی پہ چوکیاں ستم آرا اٹھاتے ہیں
دریا کے گھاٹ پر چھوٹے روکے جاتے ہیں

www.emarsiya.com

پہنچے کے روئے تھے شہِ دیں کہ ناگہاں
ناقے پہ ایک شخص ہوا دور سے عیاں
عباسؑ سے یہ کہنے لگے شاہِ دوجہاں
تم جا کے اس عرب کو بلا لاؤ بھائی جاں
تسکین ہو رسولِ خدا کے حبیب کو
کچھ پوچھنا ہے اس سے حسینؑ غریب کو

اُس دن بہت اداس تھا زہرا کا یادگار
زردی تھی رخ پہ گیسوؤں پر راہ کا غبار
صحرا پہ تھی نظر کبھی سوئے کوہسار
تکتے تھے دیکھ دیکھ کے گردوں کو بار بار
کس کو نہ بے وطن کیا کس پر جفا نہ کی
اے دہر تو نے آہ کسی سے وفا نہ کی

جب ہو چکی وہ منزلِ آفت قریبِ شام
اس روز ثعلبیہ میں شہ کا ہوا مقام
اکبر نے آن کر کیا پردے کا اہتمام
ناقوں سے اترے آلِ نبی با صد احترام
ڈوبے ہوئے عرق میں سبھوں کے لباس تھے
دل رندھ گئے تھے چاند سے چہرے اداس تھے

www.emarsiya.com

پہنچا وہ جب قریب شہنشاہِ سرفراز
تسلیم کر کے پاؤں پہ رکھا سرِ نیاز
ہاتھ اُس کا لے کے ہاتھ میں بولے شہِ حجاز
بولا کہا رسے جا کے وہ امت کا کارساز
گر نیک ہو سفر تو وسیلہ ظفر کا ہو
آتا ہوا کدھر سے ارادہ کدھر کا ہو

کی عرض اُس نے اے پسرِ سیدالبشر
کوفے کے شہرِ شوم سے آتا ہوں میں ادھر
فرمایا شہ نے ہے تجھے مسلم کی کچھ خبر
رونے لگا وہ مردِ مسافر جھکا کے سر
شہ بولے وجہ کیا جو ترا حال غیر ہو
جلدی بتا کہ میرے مسافر کی خیر ہے

گھبرا کے حال پوچھتے تھے شاہِ نامدار
گر گر کے وہ قدم پہ پکارتا تھا بار بار
پھر چلیے اب وطن کی طرف بہرِ کردگار
کوفے میں سب ہیں عہد شکن اور ستم شعار
آلِ رسولِ پاک پہ کیا کیا جفا نہ کی
یہ ہیں وہی جنھوں نے علی سے وفا نہ کی

شہ نے سنا غریب سے جو سارا یہ ماجرا
فرمایا بازگشت ہے سب کی سوئے خدا
جو مسلم غریب پہ ہونا تھا ہو چکا
باقی ہے کچھ جو ظلم وہ اب ہم پہ ہوئے گا
خواہان مرگ سبط رسالت مآب ہے
ان کا جہاں سے کوچ مرا اب شتاب ہے

پھر بولا سر کو پیٹ کے با صد غم و محن
آقا ہوا شہید وہ مظلوم بے وطن
نیزے پہ سر ہے جسم ہے بے گور و بے کفن
اور اب تلک بندھی ہوئی ہے پاؤں میں رسن
تربت نہیں نصیب تن پاش پاش کو
گلیوں میں لوگ کھینچتے پھرتے ہیں لاش کو

کوفی تمام بانیٔ جور و فساد ہیں
مفسد ہیں بد طریق ہیں بد اعتقاد ہیں
تربت میں فاطمہؑ کے رلانے پہ شاد ہیں
تیغیں ادھر ہیں دل سوئے ابن زیاد ہیں
نے ہمتوں نے کون سا وعدہ وفا کیا
کیونکر کہوں کہ مسلم بیکس سے کیا کیا

www.emarsiya.com

آتا تھا شہر کوفہ سے جس دم یہ خبر
حاکم کے آگے جاتے تھے وہ چھوٹے چھوٹے سر
آنکھیں کھلی تھیں چاند سے چہرے تھے خوں میں تر
رخ پر پڑی لٹکتی تھیں زلفیں ادھر ادھر
ہاتھوں سے آشکار نشانِ سجود تھے
بے رحم کے طمانچوں سے عارض کبود تھے

لٹتے ہیں روتے روتے جو کچھ آگیا خیال
مسلم کے دونوں بیٹوں کا پوچھا یہ حال
اس نے کہا کہ کیا کہوں اے شاہِ خوش خصال
حارث کے ہاتھ آگئے وہ دونوں نونہال
بے رحم نے یتیموں پہ کیا کیا ستم کیے
بازو بندھے تھے دونوں کے جب سر قلم کیے

یہ بات کہہ کے رونے لگے شاہِ نامدار
وا مسلما کہا کئی باری بحالِ زار
فرماتے تھے کہ ہائے مرے یارِ غمگسار
بھائی حسین تیری غریبی پہ ہو نثار
میں جانتا تھا اب مرے لینے کو آؤ گے
اس کی خبر نہ تھی کہ کہیں چھوڑ جاؤ گے

www.emarsiya.com

گھبرا رہی تھی کہ صغرا کی خبر ہو
یارب مریض بیکس و تنہا کی خبر ہو
مسلم کی بیٹی کہتی تھی بابا کی خبر ہو
غربت میں قاصد شہ والا کی خبر ہو
ہے ہے وطن سے آن کے لٹ گئے ہیں ہم
بھائی مرے پدر سے کہیں چھٹ گئے ہیں ہم

رخصت ہوا وہ مرد مسافر بصد فغاں
چھوڑ آئے سر کو گھر میں گئے شاہ دو جہاں
آنکھوں سے اشک ریش مبارک پہ تھے رواں
حضرت کو روتے دیکھ کے گھبرائیں بیبیاں
صدمے سے رنگ بانوئے بیکس کا فق ہوا
زینب زمیں پہ اٹھ کے گری یہ قلق ہوا

رو رو کے پوچھا بچوں کی قبروں کا جب پتا
وہ شخص دونوں ہاتھوں سے سر پیٹنے لگا
کی عرض کچھ تو پوچھئے اے ابن مرتضیٰ
تجہیز کیسی قبر کجا اور کفن کجا
یوں دفن کم ہوا ہے کوئی کائنات میں
خندق میں لاش باپ کی بیٹے فرات میں

www.emarsiya.com

سن کے چھاتیوں کو لگے پیٹنے حرم
چلائی رو کے زوجۂ مسلم کہ ہے ستم
مارا گیا سفر میں غلام شہ امم
فریاد ہے کہ رانڈ ہوئی میں اسیر غم
صدمے اٹھا کے تین دموں پر گزر گئے
وارث بھی مر گیا مرے بچے بھی مر گئے

پیٹو کہ رانڈ ہو گئی عباس کی بہن
رنڈسالا اس کو دو کہ اس کا ملا کفن
مارا گیا مرے لیے ہے ہے وہ صف شکن
اب ہم نہ پھر کے جائیں گے ہم سے چھٹا وطن
آپہونچی نسل فاطمہ کے خاک اڑانے کی
زینب یہ ابتدا ہے مرے مارے جانے کی

اٹھے ہیں بڑھ کے شاہ کو زینب نے یہ کہا
بھیا مجھے بتاؤ تو رونے کی وجہ کیا
فرمایا شاہ نے کہ بہن قہر ہو گیا
بیٹوں سمیت قتل ہوا ابن عم مرا
مسلم سے کوفیوں نے بڑی بیوفائی کی
گاڑی نہ لاش بھی مرے مظلوم بھائی کی

www.emarsiya.com

مسلم ہوئے ہراول فوج شہ انام
دنیا میں تا قیام قیامت رہیگا نام
کیا نیک کچھ تھا کہ ہوا خلد میں مقام
مخدومہ جہاں انہیں روئیں گی صبح و شام
ماں سے سوا شفیق ہیں اور حق شناس ہیں
بچے تمہارے فاطمہ زہرا کے پاس ہیں

وابستہ جس کے دم سے ہوا اس کا ہے خیال
لازم نہیں تمہیں کہ بھرو گھر میں کچھ وبال
ہم سب غلام جن کے ہیں دیکھو تو ان کا حال
مانگو دعا جہاں میں رہے فاطمہ کا لال
لازم ہے تم کو صبر کہ دنیا میں نام ہو
اس کا یہ ہے شرف کہ نثار امام ہو

غل سن کے آئے خیمہ میں عباس نامور
دیکھا بہن پڑی ہے سر ننگے خاک پر
دل غم سے ٹکڑے ہو گیا رو دئے جھکا کے سر
بولے قریب آ کے خدا پر کرو نظر
سمجھیں گے ان کو قاتل مسلم نظر میں ہیں
پیٹو نہ سر کہ سید والا سفر میں ہیں

www.emarsiya.com

[illegible]

[illegible]

[illegible]

شور و بکا ذرا نہ ہوا کم تمام رات
سویا نہ کوئی خیمے میں اک دم تمام رات
تڑپا کیے امامِ دو عالم تمام رات
گھر میں رہا حسینؑ کے ماتم تمام رات
بس اے انیس اب نہیں لکھنے کی تاب ہے
اس ماتمِ الم سے کلیجہ کباب ہے

مرثیہ

جب کربلا میں داخلۂ شاہِ دیںؑ ہوا
دشتِ بلا نمونۂ خلدِ بریں ہوا
سر جھک گیا فلک کا عروجِ زمیں ہوا
خورشید محوِ حسنِ حسینِ حسیںؑ ہوا
پایا فروغ نیرِ دیں کے ظہور سے
جنگل کو چاند لگ گئے ہیرے کے نور سے

www.emarsiya.com